إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کا مختصر تعارف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت یعنی ازواجِ مطہرات، صاحبزادگان
صاحبزادیوں، نواسے، نواسیوں اور قریبی عزیزوں کا مختصر تعارف

ابوریحان علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش رس

دنیا کا کوئی مسلمان ایسا نہیں، جسے آنحضرت ﷺ سے عشق و محبت ہو، آپ کی سیادت و قیادت پر یقین ہو، آپ کی عظمت و رفعت اور بلندی مرتبت پر ایمان رکھتا ہو لیکن آنحضرت ﷺ کے خاندان ازواج مطہرات، اولاد، رفقاء، نواسوں اور نواسیوں یا آپ کے انتہائی قابل اعتماد صحابہ کرامؓ اور خلفاء راشدینؓ سے بغض اور کدورت رکھتا ہو۔ آنحضرت ﷺ سے سچی محبت کا سب سے اہم تقاضا ہی یہ ہے کہ آپ کی طرف منسوب ہر شخص اور ہر چیز سے بھی آپ ہی کی طرح والہانہ عشق و محبت رکھا جائے۔

صحابہؓ دشمنوں کی طرف سے آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات سے عداوت و شقاوت یہاں تک پہنچی کہ آپ کی مقدس بیویوں کو آپؐ کے اہل خانہ یا اہلبیت کے لفظ سے یاد کرنا بھی اسی بغض کی زد میں آ گیا۔

کچھ لوگوں نے خاندان نبوت سے محبت کی آڑ میں حضرات صحابہ کرامؓ اور خلفاء راشدینؓ کو مشق ستم بنایا۔ آنحضرت ﷺ کے قریبی رفقاء کو کافر اور فاسق قرار دینے تک سے گریز نہ کیا۔ (معاذ اللہ)

یہ وہ افراط و تفریط ہے، کوئی بھی مسلمان جسے تحسین کی نظروں سے

نہیں دیکھ سکتا.... قرآن عظیم کی زبان میں آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات کے لیے اھل بیت کا لفظ کئی بار بولا گیا ہے۔ ہم نے اس خالص قرآنی اور محمدی خطاب کی روشنی میں ازواج مطہرات (اھل بیت رسول) اور آپ کی اولاد کا مختصر آئینہ پیش کیا ہے۔ بارگاہ ذوالمنن سے دعا ہے کہ وہ صحابہ کرام کی طرح خاندان نبوت اور اھل بیت سے ہماری نسبت کو قبولیت عطا فرمائے۔

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی
کوٹ لکھپت جیل لاہور
1.5.96

تعارف اہل بیت رسول ﷺ

اہل بیت رضی اللہ عنہم کا حقیقی مفہوم

اسلام میں اہل بیتؓ آنحضرت ﷺ کی ازدواج مطہراتؓ کے لیے (جنہیں امت مسلمہ کے نزدیک ماں کا درجہ حاصل ہے) بولا جاتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کے صاحبزادے، صاحبزادیاں، نواسے نواسیاں، چچا، قریبی رشتہ دار بھی تبعاً اس میں داخل ہیں۔

عربی میں اھلیت کا مفہوم "گھر والے" یا اہل خانہ کے ہیں۔ اردو لغت اور عام دوسری زبانوں کی اصطلاحات سے ظاہر ہے کہ جب کسی کے گھر والوں کا ذکر آئے گا، اس سے سب سے پہلے اس کی بیویاں اور حقیقی اولاد ہی مراد ہوگی۔ اصطلاح عام میں ہر عورت اپنے خاوند کی گھر والی ہے۔ یعنی ہر عورت اپنے شوہر کی اہل بیت ہے۔ یہ اس اصطلاح کا حقیقی معنی ہے۔ مجاز کے طور پر اولاد بھائیوں، پوتے پوتیوں، نواسی نواسوں اور خاندان کے جملہ افراد پر بھی اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔

جدید و قدیم اصطلاحات اور ذاتی آراء سے ہٹ کر ہم یہاں قرآن سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ قرآن عظیم میں مختلف مقامات پر اہل بیت کا لفظ بولا گیا ہے۔ ہر جگہ اہل بیت سے بیویاں ہی مراد لی گئی ہیں۔

وسار باهله آنس من جانب الطور نارا

(القرآن، پ ۲۰)

"اور وہ موسیٰ علیہ السلام اپنی بیوی کے ساتھ طور کی جانب چلا"۔

وامر اھلک بالصلوۃ واصطبر علیھا
(القرآن، پ)
"(اے نبی) اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور اس پر پختہ رہ"۔

واذ قال موسی لاھلہ۔
"اور جب موسیٰ نے کہا اپنی بیوی سے" (از معارف القرآن)

وامرتہ قائمہ فضحکت فبشرناھا باسحق و من وراء اسحق یعقوب، قالت یا ویلتی ا الدوانا عجوز و ھذا بعلی شیخا ان ھذا لشئی عجیب، قالوا تعجبین من امر اللہ رحمت اللہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت
"حضرت ابراہیمؑ کی بیوی کھڑی تھیں پس مسکرائی اور ہم نے اسحقؑ کی خوشخبری دی اس کے ساتھ) اسحقؑ کے بعد یعقوبؑ کی خوشخبری دی بیوی نے کہا (لڑکا کیسے پیدا ہوگا) یعنی میں تو بوڑھی ہوں اور ابراہیمؑ بھی کمزور و نحیف ہے یہ تو عجیب چیز ہے (فرشتوں نے کہا) کیا تم تعجب کرتی ہو اللہ کی تقدیر پر اللہ کی رحمت اور برکت ہو تم پر اے گھر والو"۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمہ، ان اللہ کان لطیفا خبیرا۔
"بے شک اللہ ارادہ کرتے ہیں کہ تم سے پلیدی دور کر دیں اے نبی کے گھر والو اور تم کو پاک کر دیں پاک کرنے کی طرح۔۔۔۔۔

پڑھیں اللہ کی کتاب تم اپنے گھروں میں (اے نبی کی بیویو) بے شک اللہ تعالیٰ مہربانی اور خبریں رکھنے والا ہے"۔

قرآن کی ان واضح تصریحات کے بعد کسی قسم کی تاویل اور تفرد کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ہر عورت اپنے خاوند کی گھر والی یعنی شوہر کی اہل بیت ہے۔ چنانچہ حقیقی طور پر حضرت علیؓ کے اہل بیت کا جب ذکر آئے گا تو اس میں سب سے پہلے ان کی زوجہ محترمہ حضرت فاطمہؓ اور دیگر بیویاں مراد ہوں گی' اس کے ساتھ ان کی اولاد اور پھر ان کی اولادیں تبعاً اس میں داخل ہوں گی آنحضرت ﷺ کی بڑی صاحبزادی حضرت زینبؓ اپنے شوہر حضرت ابوالعاص قاسمؓ بن ربیع اور حضرت رقیہؓ حضرت ام کلثومؓ اپنے خاوند حضرت عثمانؓ کی اہل بیت میں' جب بھی آنحضرت ﷺ کے اہل بیت کا لفظ بولا جائے گا تو اس سے حقیقی طور پر آپ کی مقدس ازواج مطہرات امہات المومنینؓ مراد ہوں گی۔

جو قدیم و جدید بعض علماء اسلام نے حدیث عباء اور حدیث ثقلین کی وجہ سے آپ کے نواسے اور نواسیوں اور ان کی اولاد کو اہل بیت عظام میں داخل کیا ہے وہ آیات قرآنی کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ مجازی طور پر ان کا اہل بیت میں شامل کرنا قرین قیاس ہے۔

جن لوگوں نے اہل بیت سے مراد حضرت فاطمہؓ' حضرت علیؓ اور ان کی اولاد مراد لی ہے' ان میں جلیل القدر حضرت ابو سعید خدریؓ اور تابعین میں حضرت قتادہؒ شامل ہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ جب آیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل بیت نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ چالیس دن تک صبح کے وقت حضرت فاطمہؓ کے گھر سے گزرتے وقت یہ الفاظ دہرا کر تشریف لے جاتے۔

السلام علیکم اہل البیت ورحمتہ اللہ و
برکاتہ الصلوۃ رحمکم اللہ
"اے اہل بیت تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت ہو نماز
پڑھو' اللہ تم پر رحمت نازل فرمائے"۔

دوسری طرف حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور کئی صحابہ کرامؓ کی رائے ہے کہ اہل بیت سے مراد صرف ازواج مطہراتؓ ہیں راقم کی رائے کے مطابق دونوں آراء ایک دوسرے کے خلاف نہیں ہیں۔ ان میں تطبیق دی جائے تو دونوں اقوال قرآنی مقتضی کے عین مطابق نظر آئیں گے۔ حقیقی طور پر اہل بیت سے مراد ازواج مطہراتؓ ہیں اور باقی گھر والوں کے عنوان سے اولاد و احفاد کو بھی تبعاً شامل ہے۔

مورخین و محدثین میں ابن جریرؒ' ابن منذرؒ ابن ابی حاتم' طبرانیؒ ابن مردویہ وغیرھم نے ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت نقل کی ہے۔ وہ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں جائے استراحت پر تشریف فرما تھے۔ آپ نے خیبر کی بنی ہوئی چادر زیب تن کی ہوئی تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمہؓ ایک ہنڈیا لائیں جس میں خزیرہ (قیمہ اور آٹا پر مشتمل عرب کا ایک عمدہ کھانا) تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے شوہر اور اپنے صاحبزادوں کو بلاؤ۔ حضرت فاطمہؓ نے انہیں بلایا۔ وہ ابھی تناول فرما ہی رہے تھے کہ آنحضرت ﷺ پر یہ آیت تطہیر نازل ہوئی۔ آنحضرت ﷺ نے ان سب کو چادر میں ڈھانپ لیا اور دست مبارک نکال کر آسمان کی طرف اٹھائے اور فرمایا:

ترجمہ: "اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے بھی پلیدی
اور نجاست دور کر"۔

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں میں نے چادر اٹھا کر اپنا سر اندر

داخل کیا اور عرض کی یا رسول اللہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں۔ آپ نے فرمایا یعنی تو تو پہلے ہی بھلائی پر ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ تم تو پہلے ہی اہل بیت میں داخل ہونے کی وجہ سے (نجاست سے دوری والی) بھلائی پر ہو' حضرت حکیم ترمذی اور عصر حاضر کے بعض مورخین کی طرف سے خاندان نبوت کو اہل بیت سے خارج کرنا مقتضائے قرآنی کے خلاف ہے۔

آیات قرآنی کے حقیقی مفہوم سے بلاشبہ ازواج مطہرات" مراد ہیں۔ تاہم خاندان نبوت کے جملہ افراد اسی عنوان میں داخل ہیں۔ ملاحظہ ہو کہ:

"اے صحابہ" تم دنیا میں سب سے بہترین جماعت ہو دنیا بھر سے چنے گئے ہو"۔

اس آیت کے اولین مخاطب صحابہ کرام" ہیں لیکن امت کے بعد کے لوگوں کو کون خارج کر سکتا ہے۔ اس سے امت محمدیہ کا ہر ہر فرد مراد ہے۔

اہل بیت رسول یعنی امہات المومنین رضی اللہ عنھم کے فضائل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں اور گھر والیوں کی عظمت شان اور ان کا عالی مقام ایک مسلمہ حقیقت ہے' قرآن عظیم ان کے تقدس و طہارت پر شاہد و عادل ہے۔ آپ کے اہل بیت میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ" اور حضرت عائشہ" کو منفرد مقام حاصل ہے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ" وہ ہستی ہیں جنہوں نے دنیا میں آپ" کو رسول بننے کے بعد سب سے پہلے دیکھا اور آپ" ہی وہ خاتون ہیں جن کے کانوں نے سب سے پہلے قرآن کی تلاوت سنی۔ جب آنحضرت ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو حضرت خدیجہ" نے آپ" کی سب سے پہلے تصدیق فرمائی۔

اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان پر قرآنی شواہد

ینساء النبی لستن کاحد من النساء ان اتقیتن (الخ)

اے نبی کی عورتو! تم نہیں ہو دوسری عورتوں جیسی (یعنی مرتبہ و مقام میں)

ان کنتم تردن الحیوۃ الدنیا و زینتھا فتعالین امتعکن واسرحکن صراحا جمیلا

"اگر تم چاہتی ہو دنیا کی زندگانی اور یہاں کی رونق اور زیبائش تو آؤ میں تمہیں ہر قسم کی آراستگی اور آرائش سے نوازتا ہوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول ہی کو چاہتی ہو تو یہ بہت بڑی دولت ہے"۔

النبی اولی بالمومنین من انفسھم و ازواجہ امھاتھم۔

"نبی مومنوں کو ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب (یعنی محبوب) ہے اور ان کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔

"انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا

"بے شک اللہ تعالٰی ارادہ کرتا ہے کہ تم سے برائی اور پلیدی کو دور کرے اے گھر والو اور تمہیں پاک کرنا جیسا کہ پاک ہونا چاہیے"۔

الخبیث للخبیثین والخبیثون

للخبیثت والطیبت للطیبین والطیبون للطیبت۔

"ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لیے پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہیں"۔

۱۔ حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

ام المومنین حضرت خدیجہ" آنحضرت ﷺ کی پہلی بیوی ہیں۔ ان کی زندگی میں آنحضرت ﷺ نے دوسرا نکاح نہیں فرمایا۔ یہ بالاجماع پہلی مسلمان خاتون ہیں۔ کوئی مرد اور عورت ایمان لانے میں آپ سے مقدم نہیں۔ آپ کے والد کا نام خویلد بن اسد اور والدہ کا نام فاطمہ بنت زاہدہ تھا۔ قبیلہ قریش سے تعلق رکھتی تھیں اور قریش کی شاخ بنو امیہ کے خاندان سے تھیں۔ قصی پر جاکر آنحضرت ﷺ کے ساتھ آپ کا سلسلہ نسب مل جاتا ہے۔ (از الاصابہ' ج ۴' ص ۲۸۱)

آپ" آنحضرت ﷺ سے نکاح سے پہلے ہی طاہرہ کے لقب سے مشہور تھیں۔ آپ" کا پہلا نکاح ابوہالہ بن زرارہ تمیمی سے ہوا جس سے ہند اور ہالہ دو بیٹے پیدا ہوئے۔ یہ دونوں صاحبزادے شرف صحابیت سے مشرف ہوئے۔ ابوہالہ کے انتقال کے بعد آپ کا نکاح عتیق بن عائذ مخزومی سے ہوا اس سے ایک لڑکی ہند پیدا ہوئیں۔ ۔ ۔ یہ بھی اسلام کے سایہ عاطفت میں آئیں۔ کچھ عرصہ کے بعد عتیق بھی وفات پا گئے اور خدیجہ پھر بیوہ ہو گئیں۔ (زرقانی' ج ۳' ص ۲۲۰)

نفیسہ بنت منیہ سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ بڑی مالدار خاتون تھیں۔ جب بیوہ ہو گئیں تو عرب کا ہر شخص آپ" سے نکاح کا متمنی تھا لیکن

جب آنحضرت ﷺ آپ کا مال تجارت لے کر شام گئے اور عظیم نفع کے ساتھ واپس لوٹے تو حضرت خدیجہؓ آپ کی طرف راغب ہو گئیں۔ آپ کی دیانت اور شرافت کے کئی واقعات اپنے غلام سے سن کر بڑی متاثر ہوئیں۔ نفیسہ کا بیان ہے حضرت خدیجہؓ نے مجھے آنحضرت ﷺ کا عندیہ معلوم کرنے کے لیے بھیجا۔ اس وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر ۴۰ اور آپ ؐ کی عمر ۲۵ سال تھی۔ میں نے کہا آپ ؐ کو نکاح سے کون سی چیز مانع ہے۔ آپ نے فرمایا میرے ہاتھ میں کچھ نہیں۔ میں نے کہا اگر آپ اس فکر سے کفایت کر دیے جائیں تو آپ ؐ نے فرمایا مجھے کوئی عذر نہ ہو گا۔ انہوں نے کہا جس عورت کی خواہش ہے اس کا نام خدیجہ ہے۔ آپ نے قبول کیا۔ (الاصابہ، ج ۴، ص ۲۸۲)

نکاح کی مجلس میں ورقہ بن نوفل بھی تھے۔ خطبہ نکاح مسلک ابراہیمی پر ابو طالب نے پڑھا۔ ولیمہ کا خرچ بھی حضرت خدیجہؓ نے برداشت کیا۔ ایک گائے ذبح کرائی اور کھانا پکا کر مہمانوں کو کھلایا۔ آپ کا مہر ۲۰ اونٹ یا ۵۰۰ درہم مقرر ہوا۔

آپؓ کے بطن سے آنحضرت ﷺ کی چار صاجزادیاں زینبؓ، رقیہؓ ام کلثومؓ اور فاطمہؓ اور دو لڑکے قاسمؓ اور طاہرؓ، طیبؓ پیدا ہوئے۔

آپؓ کی وفات بعثت نبوی کے دسویں سال اور ہجرت مدینہ سے تین سال پیشتر مکہ میں ہوئی۔ مقام حجون پر دفن ہوئیں۔ آنحضرت ﷺ نے خود قبر میں اتارا۔ پچیس سال آپ ؐ کی زوجیت میں رہ کر ۶۵ سال کی عمر میں دار فانی سے کوچ کیا۔

بخاری و مسلم کے مطابق جبرائیل ؑ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعے آپؓ کو اللہ کا سلام پہنچایا۔

۲۔ ام المومنین حضرت سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے بعد آپ حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ والدہ کا نام شموس بنت قیس بن عمرو بن زید انصاریہ اور والد کا نام زمعہ تھا۔ حضرت سودہؓ قبیلہ بنی نجار انصاریہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ آنحضرتؐ سے آپؓ کا نکاح بعثت کے دسویں سال یعنی ہجرت سے تین سال پہلے ہوا۔ آپ کا مہر چار سو درہم مقرر کیا گیا۔ آپ کی وفات ۲۳ھ میں عہد فاروقی میں ہوئی۔ آپ کی قبر جنت البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔

حضرت سودہؓ بن زمعہ کا سلسلہ نسب لوئی بن غالب پر پہنچ کر آنحضرت ﷺ سے ملتا ہے۔ آپؓ کا پہلا نکاح چچا زاد بھائی سکران بن عمرو سے ہوا۔ اس سے آپؓ کے ایک صاحبزادے عبدالرحمن تھے جو حضرت عمرؓ کے دور میں جنگ جلولاء میں شہید ہوئے۔

آپؓ نے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو دے رکھی تھی۔ آپؓ کا قد لمبا اور بدن فربہ تھا۔

۳۔ ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

آنحضرت ﷺ کی رفیقہ حیات حضرت عائشہؓ وہ جلیل القدر خاتون ہیں، جن کی تقدیس و تطہیر کے لیے قرآن پاک کی ۱۷ آیات نازل ہوئیں۔ آپ کے خلاف جب منافقین مدینہ نے بے بنیاد الزام لگایا تو بارگاہ خداوندی سے پاکبازی کا اعلان کیا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے قلبی محبت اور گہرے تعلق کا بار بار ذکر فرمایا۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ کے والد مسلمانوں کے پہلے خلیفہ اور

آنحضرت ﷺ کے انتہائی معتمد رفیق حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ زینب ام رومان بنت عامر کے نام سے مشہور ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے اہل بیت میں صرف حضرت عائشہؓ ہی ایسی خاتون ہیں جو کنواری تھیں اور شادی کے وقت آپؓ کی عمر ۹ سال تھی۔ حضرت عائشہؓ کا نکاح ہجرت سے تین سال قبل جب کہ آپؓ کی عمر ۶ سال تھی اور رخصتی ۹ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپؓ کے لیے مہر ۴۰۰ درہم مقرر کیا گیا۔

آپؓ ۹ سال آنحضرت ﷺ کی صحبت میں رہیں۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد اڑتالیس سال زندہ رہ کر ۶۶ سال کی عمر میں ۵۷ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عائشہؓ کا شمار اسلام کی جلیل القدر خواتین میں ہوتا ہے۔ آپؓ کا علم و فضل اور تقویٰ و طہارت ضرب المثل بن گیا تھا۔

سیدہ عائشہؓ کے چند فضائل

۱- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں نے کسی عورت سے اس وقت تک نکاح نہیں فرمایا جب تک جبرائیلؑ امین اللہ کی طرف سے وحی لے کر نہ آگئے ہوں۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ کے نکاح میں بھی یہی صورت پیش آئی۔

۲- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور یہ کہا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا نکاح ابو بکرؓ کی بیٹی عائشہؓ کے ساتھ کر دیا ہے۔ (بخاری و مسلم بحوالہ زرقانی، ج ۳)

۳- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ جبرائیلؑ ہیں تم کو سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اور میں نے عرض کیا آپ دیکھتے ہیں میں نہیں دیکھتی۔

۴۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا مردوں میں سے بہت سے لوگ کمال کو پہنچے مگر عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم کے علاوہ کوئی کمال کو نہ پہنچا۔ عائشہؓ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسی ثرید کو تمام کھانوں پر۔ (صحیح بخاری، کتاب المناقب)

۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں مجھے خدا تعالیٰ نے دس ایسے کمال نصیب فرمائے ہیں جو حضرت مریمؑ کے علاوہ کسی کو عطا نہیں کیے۔

۱۔ میرے سوا آنحضرت ﷺ نے کسی باکرہ (کنواری) عورت سے نکاح نہیں فرمایا۔

۲۔ نکاح سے پیشتر فرشتہ میری تصویر لے کر نازل ہوا آپ کو دکھا کر کہ یہ آپ کی بیوی ہے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے آپ اس سے نکاح کریں۔

۳۔ رسول اللہ ؐ سب سے زیادہ مجھ سے محبت فرماتے تھے۔

۴۔ مردوں میں جو آپ ؐ کو سب سے محبوب تھا میں اس کی بیٹی ہوں۔

۵۔ آسمان سے میری برات میں ۱۷ آیات نازل ہوئیں۔

۶۔ میں نے جبرائیل کو اس کی اصلی صورت میں دیکھا۔

۷۔ میرے بستر پر جبرائیلؑ وحی لے کر آئے تھے۔

۸۔ میری باری دو رات اور دو دن تھی۔ باقی ازواج کی باری میں صرف ایک دن اور ایک رات آتی تھی۔

۹۔ انتقال کے وقت آپ کا سر میری گود میں تھا۔

۱۰۔ انتقال کے بعد آپ ؐ میرے حجرے میں مدفون ہوئے۔

(مجمع الزوائد، ج ۹، ص ۲۴۱)

۴- ام المومنین حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا

بنت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

آپ کی والدہ زینب بنت مظعون اور والد سیدنا فاروق اعظم عمرؓ بن خطاب تھے۔ آپ کا پہلا نکاح خنیس بن حذافہ سہمیؓ کے ساتھ ہوا۔ غزوہ بدر کے بعد جب خنیس کا انتقال ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمانؓ کو حفصہؓ کے نکاح کی پیشکش کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا عثمانؓ کو اس سے بہتر بیوی اور حفصہؓ کو عثمانؓ سے بہتر خاوند ملے گا۔

چنانچہ چند روز بعد حضرت عثمانؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاجزادی حضرت ام کلثومؓ کا نکاح ہو گیا اور حضرت حفصہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زوجیت میں لے لیا۔ آپ کا مہر بھی ۴۰۰ درہم مقرر ہوا۔ یہ نکاح ۳ھ میں ہوا۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہؓ کو طلاق دے دی تو جبرئیل امینؑ وحی لے کر نازل ہوئے حفصہؓ سے رجوع کر لیجئے۔ وہ بڑی روزہ رکھنے والی اور عبادت گزار عورت ہے اور جنت میں آپؐ کی بیوی ہے۔ (الاصابہ، ج ۴، ص ۲۵۳)

۵ جمادی الثانی، ۴۵ھ میں عہد حضرت امیر معاویہؓ میں آپؓ کی وفات ہوئی۔ مروانؓ بن حکم نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

ام المومنین حضرت سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

(ملقب ام المساکین)

والد کا نام خزیمہ بنت حارث ہلالی اور والدہ کا نام ہند بنت عوف تھا، نکاح کے وقت آپ کی عمر ۳۰ سال تھی ۳ھ رمضان میں بیس درہم ۱۱۲ اوقیہ مہر کے عوض آپ کی زوجیت میں آئیں۔

فیاضی کی وجہ سے ام المساکین" کے نام سے پکاری جاتی تھیں۔ پہلا نکاح عبداللہؓ بن جحش سے ہوا۔ غزوہ احد میں عبداللہؓ بن جحش کی شہادت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ اس نکاح کے چند ماہ بعد ۴ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ آپؓ کا جنازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا وفات کے وقت آپ کی عمر ۳۰ سال تھی۔ (زرقانی، ج ۳، ص ۲۴۹)

۶- ام المومنین حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا

آپ کا اصلی نام ہند تھا۔ ابو امیہ قریشی مخزومی کی بیٹی تھیں۔ ماں کا نام عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ کنعانی تھا۔ پہلا نکاح چچازاد بھائی ابو سلمہ بن عبدالاسد مخزومی سے ہوا۔ آپؓ کے خاوند ابو سلمہؓ غزوہ احد کے بعد ایک زخم کے بھرنے سے شہید ہوگئے۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں شہادت سے چند روز قبل میرے شوہر ابو سلمہؓ گھر آئے اور کہا آج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سن کر آرہا ہوں۔ یہ حدیث میرے لیے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ وہ یہ کہ جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ اناللہ پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا مانگے:

اللھم عندک احتسب مصیبتی ھذہ
اللھم اخلفنی بخیر منھا (مسلم و ترمذی)

"اے اللہ میں تجھ سے اپنی اس مصیبت میں اجر کی امید رکھتا ہوں۔ اے اللہ تو مجھ کو اس کا نعم البدل عطا فرما"۔ (بحوالہ سیرت مصطفیٰ، جلد سوم، ص ۲۰۵)

اللہ تعالیٰ ضرور اس کا نعم البدل عطا فرمائے گا۔

ام سلمہؓ فرماتی ہیں ابو سلمیٰؓ کے انتقال کے بعد یہ حدیث مجھ کو یاد آئی تو سوچا کہ ابو سلمہؓ سے بہتر مجھ کو کون ملے گا مگر چونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد تھا، پڑھ لیا۔ چنانچہ یہ دعا بارگاہ خداوندی میں قبول ہو گئی اور عدت گزارنے کے بعد آنحضرت ﷺ نے مجھ کو نکاح کا پیغام بھیج دیا تو میں نے چند عذر پیش کیے کہ میری عمر زیادہ ہے۔ میرے یتیم بچے میرے ساتھ ہیں۔ میں غیرت کی وجہ سے حوصلہ نہیں پاتی تو آپؐ نے جواب میں فرمایا میری عمر تجھ سے زیادہ ہے۔ تمہارا کنبہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا کنبہ ہے۔

میں اللہ سے دعا کروں گا کہ وہ نازک مزاجی جس کا تمہیں اندیشہ ہے، تم سے جاتی رہے۔ چنانچہ آپؐ نے دعا فرمائی اور وہ احساس ختم ہو گیا۔

ماہ شوال ۴ھ میں آپؐ کے حلقہ زوجیت میں شامل ہوئیں۔ آپؓ کا مہر دس درہم مقرر ہوا اور آپؓ کی وفات ۲۰ رجب ۶۲ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ (از سیرت مصطفیٰ، ج ۳، ص ۲۰۶)

۷۔ ام المومنین حضرت سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

والدہ کا نام امیمہ بنت عبد المطلب تھا۔ یہ آنحضرت ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ آپؓ کا پہلا نکاح زید بن حارثہ کے ساتھ ہوا۔ اس سے طلاق کے بعد آنحضرت ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد سب سے پہلے ازواج میں ۲۰ھ میں آپؓ کی وفات ہوئی۔ ان کا آنحضرت

ﷺ کے ساتھ نکاح آسمانوں پر ہوا جو قرآن کریم کی اس آیت سے صاف ظاہر ہے:

فلما قضی زید منہا وطرا زوجنکہا

نکاح کے وقت زینبؓ کی عمر ۳۵ برس تھی۔ یہ واقعہ ۵ھ میں پیش آیا۔ یہ واقعہ سیرت کی تمام کتابوں میں تفصیل کے ساتھ مرقوم ہے۔

۸۔ حضرت سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابو سفیان

آپ کا نام رملہ، والدہ کا نام صفیہ بنت ابو العاص تھا۔ یہ قریش کے مشہور سردار ابو سفیانؓ بن حرب اموی قریشی کی صاحبزادی اور حضرت امیر معاویہؓ کی بہن تھیں۔ پہلا نکاح عبداللہؓ بن جحش سے ہوا۔ ام حبیبہؓ کے ہاں عبداللہ کی ایک بچی حبیبہ پیدا ہوئی۔ اسی کنیت سے مشہور ہو گئیں کچھ عرصہ بعد عبداللہؓ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ وہاں آپ کا خاوند عیسائی ہو کر مرتد ہوا تو ام حبیبہ اسلام پر قائم رہی ہیں۔ ام حبیبہؓ فرماتی ہیں عبداللہ سے علیحدگی کے کچھ عرصہ بعد میں نے خواب دیکھا کہ کوئی شخص مجھے ام المومنینؓ کہہ کر پکار رہا ہے جس سے میں گھبرا کر اٹھی۔ عدت ختم ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے نکاح کا پیغام بھیج دیا۔ آپؐ نے حبشہ کے نجاشی بادشاہ کے نام پیغام بھیجا کہ اگر ام حبیبہؓ مجھ سے نکاح کرنا چاہیں تو تم میری طرف سے وکیل بن کر نکاح کر کے مدینہ منورہ روانہ کر دو۔

نجاشی بادشاہ جو کئی سال پہلے مسلمان ہو چکا تھا اس نے اس نکاح کو سعادت سمجھ کر مہر بھی اپنی طرف سے ۴۰۰ دینار ادا کیا اور انہیں ام المومنینؓ کی حیثیت سے مدینہ منورہ روانہ کیا۔ (از سیرت مصطفیٰ ص ۳۴۱، ج ۳)

۹- ام المومنین حضرت سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث بن ضرار

جویریہ ؓ کا اصل نام برہ ؓ تھا۔ آنحضرت ﷺ نے بدل کر جویریہ رکھ دیا۔ یہ بنی مصطلق کے سردار حارث بن ضرار کی صاحبزادی تھیں۔ پہلا نکاح مسافع بن صفوان مصطلق سے ہوا جو غزوہ مریسیع میں مارا گیا۔ اس غزوہ میں حضرت جویریہ ؓ بھی قید ہو کر آئیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو آزاد کر کے ۴۰۰ درہم مہر میں اپنی زوجیت میں لے لیا۔

اس وقت آپ ؓ کی عمر بیس سال تھی آپ ؓ نے ۶۵ برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

۱۰- ام المومنین حضرت سیدہ صفیہ بنت حی بن اخطب رضی اللہ عنہا

آپ ؓ بنی نضیر کے سردار حی بن اخطب کی صاحبزادی تھیں۔ ماں کا نام حزہ بنت سموئیل تھا۔ حی حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ صفیہ ؓ کا پہلا نکاح سلام بن مشکم قرظی سے ہوا۔ سلام کے طلاق دینے کے بعد کنانہ بن ابی الحقیق کے حبالہ عقد میں آئیں کنانہ غزوہ خیبر میں قتل ہوا۔ یہ گرفتار ہوئیں۔ آنحضرت ﷺ نے آزاد کر کے اپنی زوجیت میں لے لیا۔ آپ ؓ کی آزادی ہی آپ ؓ کا مہر قرار پایا۔ (صحیح بخاری)

خیبر سے واپسی پر مقام صہباء پر آپ ﷺ نے صحابہ کرام ؓ کی دعوت ولیمہ فرمائی۔ اس ولیمہ میں صرف ستو اور پنیر شامل تھا۔ اس دعوت میں گوشت اور روٹی نام کو نہ تھی۔ (از عیون الاثر و بخاری، مسلم، ج ۳، ص ۳۰۷)

آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکاح کے وقت آپ ؓ کی عمر ۱۷ سال اور سن ۷ھ تھا۔ آپ ؓ نے ۶۲ سال عمر پا کر ۴ رجب ۵۰ھ کو مدینہ منورہ میں وفات

پائی۔

۱۱۔ حضرت سیدہ ام المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

والدہ کا نام ہند اور والد کا نام حارث تھا۔ آپؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح ۷ھ میں مکہ مکرمہ کے مقام سرف میں ہوا۔ تعجب ہے کہ جہاں نکاح ہوا تھا، وہیں ۵۱ھ میں دفن ہوئیں اور نماز جنازہ حضرت عبداللہؓ بن عباس نے پڑھائی۔ حضرت عبداللہؓ بن عباس، یزد بن آصم اور عبداللہ بن شداد نے قبر میں اتارا۔ یہ تینوں آپ کے بھانجے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپؓ کا مہر ۵۰۰ درہم مقرر ہوا تھا۔ آپؓ نے کل عمر ۸۰ سال پائی۔

ان گیارہ خواتین کو اسلام میں اہل بیتؓ رسولؐ رسولؐ کی گھر والیں، ازواج مطہراتؓ اور امہات المومنینؓ کے مقدس لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان کی عظمت اور فضیلت سے قرآن اور احادیث کے گلدستے مہک رہے ہیں دنیا بھر کے مسلمانوں کے نزدیک ان ماؤں کا رتبہ حقیقی ماؤں سے بھی افضل و برتر ہے۔ کیونکہ ان تمام ازواج کو خدائے لم یزل نے خود مسلمانوں کی مائیں قرار دیا ہے۔ ان گیارہ ازواج کے علاوہ آپ کی تین باندیاں بھی تھیں جن کا نام حسب ذیل ہے:

۱۔ حضرت سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا

یہ آپ کی ام ولد ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیمؓ انہی کے بطن سے تھے۔ ماریہؓ کو مقوقس کے بادشاہ اسکندر نے بطور نذرانہ بھیجا تھا۔ حضرت ماریہؓ کا انتقال عہد فاروقی میں ۱۶ھ میں ہوا۔ آپؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ۸ھ میں تشریف لائیں۔

۲۔ حضرت سیدہ ریحانہ بنت شمعون رضی اللہ عنہا

یہ بنی قریظہ کی

جنگ میں اسیر ہو کر آئیں۔ حجتہ الوداع میں ۱۰ھ میں آپؓ کی وفات ہوئی۔ ایک قول کے مطابق آنحضرت ﷺ نے آپؓ کو آزاد کر کے نکاح فرمایا تھا۔

۳- حضرت سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا یہ دراصل حضرت ام المومنین زینبؓ بنت جحش کی لونڈی تھیں۔ یہ انہوں نے آنحضرتؐ کو ہبہ کر دی تھی۔ (زرقانی، ص ۲۷۱، ج ۳)

آنحضرت ﷺ کے صاحبزادگان

جیسا کہ گزشتہ سطور میں آپ نے ملاحظہ کیا آنحضرت ﷺ کے تین صاحبزادے تھے۔

۱- حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ عنہ
۲- حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ (طیب / طاہر رضی اللہ عنہ)
۳- حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ

آپؐ کے تینوں فرزند بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ شہزادگان رسولؐ میں حضرت ابراہیمؓ زیادہ مشہور ہوئے تھے۔ جب آپؓ بیمار ہوئے تو آنحضرتؐ سخت غمگین ہو گئے۔ بخاری شریف میں ہے آپؐ نے ابراہیمؓ کو سخت بیماری اور آخری وقت ہاتھوں میں لے کر فرمایا:

یاابراهيم انابفراقك لمحزونين

"اے ابراہیمؓ ہم تیرے غم میں بہت پریشان ہیں"۔

آپؓ کا انتقال ۱۶ ماہ کی عمر میں ۱۶ ربیع الاول ۱۰ھ میں ہوا۔ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

حضرت قاسمؓ سے بھی آپؓ کو بے حد محبت تھی۔ انہی کے نام سے آپ کی کنیت ابو القاسم مشہور ہے۔ آپؓ ایک سال پانچ ماہ زندہ رہ کر طائف

میں فوت ہوئے۔ یہ آپ کی اولاد میں سب سے پہلے پیدا ہوئے۔

عبداللہؓ نبوت کے بعد مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ ایک سال چھ ماہ آٹھ روز زندہ رہے۔ آپؓ کی وفات طائف میں ہوئی۔

آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں اور آپ کے نواسے نواسیاں

۱۔ حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنھا آپ کی فضیلت میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری بیٹیوں میں زینبؓ سب سے بہترین ہے۔ حضرت زینبؓ آپ ﷺ کی صاحبزادیوں میں سب سے بڑی تھیں۔ خیر البنات زینبؓ بعثت نبوی سے دس سال قبل پیدا ہوئیں۔ اپنے خالہ زاد بھائی قاسم ابو العاص بن ربیع اموی سے آپؓ کا نکاح ہوا۔ آپؓ کے لڑکے کا نام علیؓ اور لڑکی کا نام امامہؓ تھا۔

آنحضرت ﷺ کے نواسوں میں علی سب سے بڑے تھے۔ طبقات ابن سعد کی روات کے مطابق فتح مکہ میں خانہ کعبہ کے بت گراتے وقت یہی علیؓ بن ابو العاص آنحضرت ﷺ کے کندھوں پر سوار ہوئے۔ (طبقات ابن سعد رحماء بینہم)

متعدد روایات میں ہے کہ نواسہ رسول علیؓ اس وقت سات سال کے اور آپ ﷺ کے ساتھ بطور ردیف سوار ہو کر مدینہ منورہ سے مکہ گئے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی سب سے بڑی نواسی امامہؓ بنت ابو العاص ہیں غزوہ بدر میں مال غنیمت کی تقسیم کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے اسی امامہؓ کے گلے میں ہار ڈالا تھا۔ (صحیح بخاری)

حضرت فاطمہؓ کی وصیت کے مطابق جب آپؓ کی وفات ہوئی تو حضرت علی المرتضیٰؓ نے اسی امامہ سے شادی کی۔ یہ حضرت فاطمہؓ کی حقیقی بھانجی تھیں۔ گویا آنحضرت ﷺ کی ایک صاحبزادی حضرت فاطمہؓ حضرت علیؓ کی

زوجہ ہوئیں اور بڑی صاحبزادی حضرت زینبؓ آپؓ کی خوش دامن یعنی ساس قرار پائیں۔ ساس بہرصورت ماں کے درجہ میں ہوتی ہے۔ ایک طبقہ حضرت علیؓ کی بیوی حضرت فاطمہؓ کو تو یاد رکھتا ہے اور حضرت علیؓ کی ماں (ساس) حضرت زینبؓ کا سرے سے انکار کر دیتا ہے۔(یا للعجب)

حضرت علی بن ابوالعاصؓ کے بارے میں ایک قول ہے کہ وہ معرکہ یرموک میں شہید ہوئے۔

امامہؓ سے آنحضرت ﷺ بہت محبت فرماتے تھے۔ امامہؓ بھی آپؐ سے بہت مانوس تھیں۔ بعض اوقات نماز میں آپؐ کے دوش پر چڑھ جاتی تھیں۔ آپؐ آہستہ سے ان کو اتار دیتے تھے۔(بخاری و مسلم)

ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک ہار آیا۔ تمام اہل بیت اس وقت جمع تھے۔ امامہؓ گھر کے ایک گوشے میں کھیل رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ میں اپنے محبوب ترین اہل کو دوں گا۔ سب کا گمان تھا کہ ہار حضرت عائشہؓ کو ملے گا لیکن آپ نے امامہؓ کو بلایا اور اول ان کی آنکھوں کو اپنے دست مبارک سے پونچھا اور پھر وہ ہار ان کے گلے میں ڈالا۔(مسند احمد و طبقات ابن سعد)

حضرت علیؓ کی زوجیت میں حضرت امامہؓ کے ہاں یحییٰ اور زید پیدا ہوئے۔ حضرت علیؓ کی وصیت کے مطابق آپؓ کے بعد امامہؓ کی شادی حضرت مغیرہ سے ہوئی۔(زرقانی' ج ۳' ص ۱۹۵)

حضرت سیدہ رقیہ و حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا

ابتدا میں حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثوم ابولہب کے دو لڑکوں سے منسوب تھیں۔ سورہ تبت یداہ کے نزول کے بعد رخصتی سے قبل ہی آنحضرت ﷺ کو تکلیف پہنچانے کے لیے ابولہب نے طلاق دے دی تھی۔

بعد ازاں دونوں صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان غنیؓ کے نکاح میں آئیں۔ حضرت رقیہؓ کے ہاں حضرت عثمانؓ سے ایک لڑکا عبداللہ پیدا ہوا۔ یہ بچہ چھ سال کی عمر میں فوت ہو گیا۔ حضرت رقیہؓ کا انتقال بیس سال کی عمر میں ہوا۔

۳ھ میں حضرت ام کلثومؓ بھی حضرت عثمانؓ کے نکاح میں آئیں۔ اسی طرح حضرت عثمان ذوالنورینؓ کہلائے۔ چھ سال تک حضرت ام کلثومؓ آپؐ کے عقد میں رہ کر ۹ھ میں فوت ہوئیں۔

حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا

آپ کا نام فاطمہؓ اور لقب زہراء تھا۔ زہد اور دنیا سے بے غرضی کی وجہ سے بتول بھی کہا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی بعثت کے پہلے سال پیدا ہوئیں۔ آنحضرت ﷺ کے آخری سالوں میں آپؐ کی تمام اولاد میں صرف آپؓ ہی زندہ تھیں۔ سب سے چھوٹی اور خوشحالی کے زمانے میں موجود ہونے کی وجہ سے آپؐ کو حضرت فاطمہؓ سے بے حد محبت تھی۔ ۲ھ میں حضرت علیؓ کے ساتھ آپؓ کا نکاح ہوا۔ مہر کی تمام رقم حضرت عثمانؓ نے ادا کی اور نکاح کے گواہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف قرار پائے۔ شادی کا تمام سامان بھی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت بلالؓ نے خریدا تھا۔

حضرت فاطمہؓ کے بطن سے کل ۵ بچے پیدا ہوئے۔ جس میں تین لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں۔

بعض مورخین نے تین ہی لڑکیاں رقم کی ہیں۔

حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت ام کلثومؓ حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، حضرت محسنؓ

حضرت فاطمہؓ کے بے شمار فضائل احادیث کی کتب میں موجود ہیں۔ آپؓ آنحضرت ﷺ کی وفات کے چھ ماہ بعد دنیا سے رخصت ہوگئیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے نماز جنازہ پڑھایا۔ ا حضرت فاطمہؓ عبادت گزار، شب زندہ دار اور نہایت پاک باز خاتون تھیں۔ آپؓ کو ساری کائنات کے سردارؐ کے جسم کا ٹکڑا ہونے کا شرف حاصل ہے۔

کل نواسے نواسیاں

اس طرح آپؐ کے نواسے اور نواسیوں کی کل تعداد:

۱- حضرت علی بن قاسم ابو العاص بن ربیع اموی رضی اللہ عنہ

۲- حضرت عبداللہؓ بن عثمان بن عفان اموی رضی اللہ عنہ

۳- حضرت حسنؓ بن علی رضی اللہ عنہ

۴- حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ

۵- حضرت محسن بن علی رضی اللہ عنہ

۶- حضرت امامہؓ بنت ابو العاص۔ آپؓ کا پہلا نکاح حضرت علیؓ اور دوسرا نکاح مغیرہؓ سے ہوا۔

۷- حضرت زینب بنت علیؓ۔ آپؓ کا نکاح حضرت عبداللہؓ بن جعفر سے ہوا۔

۸- حضرت رقیہ بنت علیؓ بچپن میں انتقال کر گئیں۔

۹- حضرت ام کلثوم بنت علیؓ۔ آپؓ کا نکاح حضرت سیدنا فاروق اعظم سے ہوا۔

آنحضرت ﷺ کے ایمان لانے والے چچا اور چچازاد برادران

۱- حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ
۲- حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

آنحضرت ﷺ کے چچازاد بھائی

۱- حضرت علیؓ بن ابو طالب رضی اللہ عنہ
۲- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
۳- حضرت جعفرؓ بن ابو طالب رضی اللہ عنہ
۴- حضرت عقیلؓ بن ابو طالب رضی اللہ عنہ
۵- حضرت عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
۶- حضرت قیم بن عباس رضی اللہ عنہ

آنحضرت ﷺ کی پھوپھیاں

۱- حضرت صفیہؓ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا
۲- امیمہؓ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا

آنحضرت ﷺ کے والد مکرم حضرت عبداللہؓ اور والدہ حضرت آمنہؓ برگزیدہ ہستیاں ہیں۔ ان کی عظمت شان آپ کے مرتبہ و مقام سے ظاہر ہے۔ آنحضرت ﷺ کے مذکورہ بالا جملہ اقارب ہی آپ کے اہل بیت ہیں، ان میں آپ کی ازواج مطہراتؓ کو امت کی ماؤں کا درجہ حاصل ہے۔ ظاہر ہے ماں کے ہم پلہ پورے خاندان میں اور کوئی نہیں ہوتا۔